8 مارچ: عورتوں کا عالمی دن

حقوق کے لیے عورتوں کی مزاحمت

پریس ریلیز

8 مارچ، 2020

پاکستان کسان مزدور تحریک (پی کے ایم ٹی) اور روٹس فار ایکوٹی نے انٹرنیشنل الائنس فار وومن (آئی ڈبلیو اے)، ایشیا پیسفک فورم آن وومن لاء اینڈ ڈیولپمنٹ (اے پی ڈبلیو ایل ڈی) اور پیسٹی سائیڈ ایکشن نیٹ ورک ایشیا پیسفک (پی اے این اے پی) کے اشتراک سے عورتوں کے عالمی دن کے موقع پر سندھ کے ضلع ٹنڈو محمد خان کے گاؤں رئیس بخش لاشاری میں ایک جلسے کا اہتمام کیا جس میں ملک کے مختلف اضلاع سے کسان مزدور عورتوں نے شرکت کی۔

روٹس فار ایکوٹی اور آئی ڈبلیو اے کی چیئرپرسن عذرا طلعت سعید نے عورتوں کی زندگی میں محتاجی، ظلم اور استحصال کو عالمی و قومی سطح پر سرمایہ دارانہ پالیسی سازی سے جوڑتے ہوئے کہا کہ پیداوار و قدرتی وسائل پر قبضے کی جنگ ظالمانہ پالیسیوں کی بنیاد ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام منافع کی ہوس میں خوراک و زراعت کے شعبہ میں جدید صنعتی ٹیکنالوجی کو فروغ دے رہا ہے جو دنیا بھر میں خصوصاً پاکستان جیسے تیسری دنیا کے ممالک میں بے زمینی، صنفی امتیاز، تشدد، بھوک و غربت میں اضافے کی اہم وجہ ہے۔ پاکستان میں عورتیں خصوصاً کسان مزدور عورتیں سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ نظام میں استحصال کی مختلف شکلوں کا سامنا کررہی ہیں۔ کسان مزدور عورتیں معاشی و صنفی امتیاز کے ساتھ ساتھ سیاسی و معاشی استحصال، ناخواندگی، ذہنی اور جسمانی تشدد کا بھی شکار ہیں۔ گزشتہ سالوں میں گنے کی بڑھتی ہوئی پیداوار نے کپاس کی جگہ لے لی ہے، گو کہ کپاس کی فصل کے ماحول، عورتوں کی صحت اور دیگر جانداروں پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں، لیکن کپاس کی چنائی ان عورتوں کی آمدنی کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ جاگیردارانہ سوچ کی حامل حکومت سندھ نے سندھ وومن ایگری کلچر ورکرز بل کی منظوری دی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اس کی وجہ ہنرمند مزدور عورتوں کی ضرورت ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر مزدور عورتیں مجوزہ خصوصی اقتصادی زونز میں کام کریں گی تو انہیں اس جاگیردارانہ نظام میں مزید جبر و استحصال کا سامنا کرنا پڑے گا۔

پی کے ایم ٹی ٹنڈو محمد خان کی رکن پٹھانی اور سرگرم کارکن ایمن بابر نے دودھ کے شعبہ میں سامراجی پالیسیوں اور اس کے عورتوں پر اثرات پر بات کرتے ہوئے کہا کہ بیج پر کمپنیوں کے قبضے کے بعد خالص خوراک کے قوانین (پیور فوڈ لاز) کے ذریعے عالمی تجارتی ادارے (WTO) کا معاہدہ سینیٹری اینڈ فائٹو سینیٹری (SPS Agreement) کا نفاذ کیا جارہا ہے جو مال مویشی، چارا اور دودھ کے پیداواری شعبہ جات میں کمپنیوں کی اجارہ داری کا سبب بنے گا جن سے عورتوں کی بڑی تعداد خصوصاً سندھ اور پنجاب میں، وابستہ ہے۔ ان شعبہ جات پر قبضے سے کمپنیوں کو ناصرف مقامی منافع بخش منڈی میسر آئے گی بلکہ برآمدات کے ذریعے بھاری منافع بھی حاصل ہوگا۔ یہ سامراجی پالیسیاں مقامی منڈی پر کمپنیوں کی اجارہ داری اور ملک بھر میں لاکھوں کسان مزدوروں کے روزگار سے محرومی کا سبب بنیں گی۔ ان پالیسیوں سے عورتوں اور بچوں کی مشکلات کئی گنا بڑھ جائیں گی جو ناصرف صحت بخش خوراک اور غذائیت سے محروم ہوجائیں گے بلکہ دودھ اور مال مویشیوں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے بھی محروم ہوجائیں گے۔ حالیہ قومی غذائی سروے میں یہ واضح ہوچکا ہے کہ ملک بھر میں عورتیں اور بچے پہلے ہی شدید بھوک و غذائی کمی کا سامنا کررہے ہیں، اس صورتحال میں خالص غذا کے حوالے سے بنائے گئے قوانین اس صورتحال کو مزید سنگین بنادیں گے۔ مزید یہ کہ ملک میں فوڈ فورٹیفیکیشن کی صورت میں غذائی کمی کا پیش کیا جانے والا حل بھی بڑی بڑی امریکی اور یورپی کمپنیوں کے لیے منافع خوری کا ایک ذریعہ ہے۔

پی کے ایم ٹی کی نوجوان رکن عروج نے زمینی قبضے کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہری پور، کے پی میں زرعی زمینوں پر سیمنٹ فیکٹریاں قائم کی گئی ہیں۔ اس زمینی قبضے کی وجہ سے بننے والی فیکٹریوں سے عورتوں کو معاشی، ماحولیاتی اور آمد و رفت میں مسائل کا سامنا ہے۔ پی کے ایم ٹی ہری پور کی رکن روپ کنول نے پدرشاہی کے اثرات پر بات کرتے ہوئے کہا کہ جاگیردارانہ و سرمایہ دارانہ نظام میں عورت کا پیداواری وسائل، پیداوار اور آمدنی پر کوئی حق نہیں ہوتا جس کی وجہ سے فیصلہ سازی سمیت تمام اختیارات مرد کے قبضے میں ہوتے ہیں۔ پدرشاہی نظام میں عورت کو مرد کی ملکیت سمجھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ملک میں عورتوں پر تشدد اور جنسی تشدد کے واقعات ہر روز سامنے آتے ہیں۔

صفحہ پلٹیں

قومی سیکریٹریٹ: اے ون، پہلی منزل، بلاک ۲، گلشن اقبال، کراچی۔ فون: ۳۴۸۱۳۳۲۰-۲۱-۹۲+، فیکس: ۳۴۸۱۳۳۲۰-۲۱-۹۲+
میل ایڈریس: roots@super.net.pk

روٹس فار ایکوٹی کی رابعہ بخاری نے خوراک و زراعت میں سرمایہ دارانہ پالیسیوں اور موسمی تبدیلی کے اثرات پر قابو پانے کے لیے ایگرو ایکالوجی کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے کہا کہ حیاتیاتی تنوع کی حفاظت اور اس کے فروغ کے لیے قدرتی وسائل کے تحفظ اور زراعت کے قدرتی طریقوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ پائیدار طریقہ زراعت دیہی آبادیوں، خصوصاً عورتوں کے لیے صاف، غذائیت بخش خوراک، پائیدار و باعزت روزگار اور خوراک کی خودمختاری کا ضامن ہے۔

پی کے ایم ٹی ٹنڈو محمد خان کے رابطہ کار نور احمد نے پی کے ایم ٹی جزبہ فارمرز کوآپریٹو کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ قدم پائیدار زراعت کو مستحکم کرے گا اور کسانوں کے لیے ممکن بنائے گا کہ وہ آبادیوں محفوظ خوراک فراہم کریں۔ پی کے ایم ٹی گھوٹکی کی رکن زاہدہ میرانی نے پی کے ایم ٹی کے کسانوں کی جانب سے جزبہ کوآپریٹو فارم کے لیے اپنائے گئے طریقہ پیداوار پر تفصیلات پیش کیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے پی کے ایم ٹی میں عورتوں کو رکنیت ہی نہیں بلکہ فیصلہ سازی میں اپنا کردار بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔

پی کے ایم ٹی خیبر پختونخوا کے رابطہ کار فیاض احمد نے عورتوں کے عالمی دن کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے کہا کہ تحریکوں میں عورتوں کی برابری کی بنیاد پر شمولیت کے بغیر نہ کوئی تحریک کھڑی کی جاسکتی ہے اور نہ ہی حقوق حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ہر صوبے سے عورتیں پی کے ایم ٹی میں شامل ہوں۔ انہوں نے عورتوں پر ہونے والے حالیہ حملے، ذرائع ابلاغ پر عورتوں کے خلاف غیر مہذب رویہ کی مزمت کی جسے بغیر سنسر نشر کیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عورتوں سے بدسلوکی کی کوئی گنجائش نہیں چاہے وہ زبانی ہو، جسمانی، جنسی یا جذباتی۔ عورتوں کے معاشرے میں مردوں کے برابر حقوق ہیں جنہیں ہر سطح پر تسلیم کیا جانا چاہیے۔ کسان مزدور تحریکوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عورتوں کو رہنمائی و قیادت کو تحریک کا لازمی جز بنائیں تاکہ وہ سرمایہ داری، جاگیرداری اور پدرشاہی نظام اور اس میں جاری ظلم و استحصال کا بھرپور مقابلہ کریں۔

عورتوں کی عالمی ہڑتال میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے عورتوں نے جلسے میں ''اگر عورت رکے تو دنیا رکے''، ''عورت: عالمی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی''، ''عورتوں کے بغیر تحریک ناممکن''، ''عورتوں کی برابری! اب نہیں تو کب'' اور ''سامراجی زرعی پالیسیاں بند کرو'' کے نعرے لگائے۔

جاری کردہ: پاکستان کسان مزدور تحریک، 0308-3583032